کتب خانہ امیر الملک میں یمنی نوادر

جناب ملک امام خاں صاحب نوشہروی لاہور

(۵)

(۱۷) از امام شوکانی ابو علی محمد بن علی بن محمد۔ م ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء

(۶۸) فتح القدیر الجامع بین فنی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر (تفسیر)[۱]

(۶۹) وبل الغمامۃ فی تفسیر قولہ تعالٰی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ (تفسیر)[۱]

(۷۰) الطود المنیف فی ترجیح ما قالہ السعد علی ما قالہ الشریف فی الانتصار للسعد علی الشریف فی المسئلۃ المشہورۃ التی تنازعا فیہا بین یدی تیمور لنگ السمرقندی۔[۲] (تفسیر)[۱]

(۷۱) جید النقد فی عبارۃ الکشاف والسعد (تفسیر)[۳]

(۷۲) نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (حدیث)[۴]

امیر الملک فرماتے ہیں۔

"فقیر آں را بجہد تمام از دیارِ یمن حاصل کردہ"[۵]

منتقی الاخبار ——— (متن نیل الاوطار) امام ابن تیمیہ[۶] الحرانی کے دادا مجد الدین ابو البرکات عبد السلام (م ۶۷۱ھ / ۱۲۶۹ء) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب امام شوکانی کے حلقہ میں بلوغ المرام (حافظ ابن حجرؒ) کے دوش بدوش مقبول ہے۔ اسے (منتقی ——— کو) بھی امیر الملک ہی نے مطبع فاروقی دہلی میں سب سے پہلے طبع کرایا۔ اور نیل الاوطار بھی ممدوح ہی کی توجہ خسروی سے اولاً مصر میں

---

[۱] سلسلۃ العسجد ص۶۸۔ [۲] اتحاف ص۱۱۴ [۳] سلسلۃ العسجد ص۶۸ [۴] سلسلۃ العسجد ص۷۱ [۵] اتحاف ص۱۷۵ [۶] (نام احمد بن عبد الحلیم ...... ابن تیمیہ الامام الناصر لسنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) انتقل فی رحمۃ اللہ تعالٰی فی ۷۲۸ھ / ۱۳۲۷ء۔

طبع ہوئی۔ اس کے حاشیہ پر امیر الملک کی مدونہ کتاب عون الباری فی حل ادلۃ البخاری ہے عون الباری علیحدہ بھی دو جلدوں میں (نواب صاحب ہی کے زیر انصرام) طبع ہو چکی ہے۔ (نہایت معمولی کاغذ پر ہے جس کی عمر ختم ہی ہو چکی ہے)

(۷۳) التوضیح لما جاء فی المنتظر والمسیح [۱] (حدیث)

(۷۴) ذھر النہرین فی حدیث المعمرین "

(۷۵) اتحاف المھرۃ فی حدیث لاعدوی ولا طیرۃ (حدیث)

(۷۶) البغیۃ فی مسئلۃ الرؤیۃ (حدیث)

(۷۷) قطر الولی علی حدیث الولی (")

(۷۸) الاجابات الوضیۃ فی الکلام علی حدیث حب الدنیا راس کل خطیئۃ [۲] (حدیث)

(۷۹) تحفۃ الذاکرین فی شرح عدۃ الحصن الحصین [۳] (حدیث)

(۸۰) اتحاف الاکابر فی اسناد الدفاتر [۴] (حدیث)

(۸۱) شرح الدرر البہیۃ (دراری مضیۃ) [۵] (فقہ حدیث) [۶]

---

[۱] " — اولہ وبعد حمد اللہ علی کل حال واخرہ حررہ المجیب فی شہر محرم سنہ ۱۲۱۸ھ در وے پنجاہ حدیث درحق مہدی علاوہ آثار واردہ درآں ذکر کردہ ودر بارۂ دجّال یک صد حدیث آوردہ ودرحقِ مسیح علیہ السلام بست و نہ[۲۹] حدیث روایت نمودہ ودر آخر رسالہ گفتہ "فتقرر بما سقناہ ان الاحادیث الواردۃ فی المھدی المنتظر والدجال ونزول عیسی متواترۃ" (اتحاف النبلاء امیر الملک ص۴۵)

آپ کی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ کی بحث مسیح علیہ السلام میں اس کتاب کا بہت سا مواد آگیا ہے [۲] از نمبر ۷۳ تا ۷۸ سلسلۃ العسجد ص۷۴ [۳] سلسلۃ العسجد ص۷۹۔ یہ کتاب مصر میں طبع ہو چکی ہے [۴] سلسلۃ العسجد ص۱۱ نمبر ۵۷۵ [۵] ماتن اور شارح امام شوکانی ہی ہیں۔ امیر الملک نے ترجمہ اردو بھی شائع کیا مطبع محمدی لاہور میں (بغیر سن طبع) شائع ہوئی۔ اس میں اردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حرفِ اول (از شوکانی) "نحمدک اللھم یا من الذی علمت الناس فی دینھم حکماً وفی دنیاھم احکاماً" اور ـــ الروضۃ الندیہ سنہ ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء بولاق میں طبع ہوئی ہے صفحات (۵۱ ام) بحوالہ معجم المطبوعات العربیہ والمعربۃ ص۳۰۲) اس سے پہلے لکھنؤ میں طبع ہوئی۔ لیکن طبع بولاق میں زیادات ہیں۔ [۶] سلسلۃ العسجد ص۸۳۔

(۸۲) تحریر الدلائل علی مقدار ما یجوز بین الامام والمؤتم من الارتفاع والانخفاض والبعد والحائل (فقہ حدیث)[1]

(۸۳) اجراء الصفات علی ظاہرھا (عقائد)[2]

(۸۴) ارشاد الغبی الی مذہب اہل البیت فی صحب النبی (عقائد)[3]

(۸۵) الدر النضید فی رد الشرک واثبات التوحید (”)[3]

(۸۶) المقالۃ الفاخرۃ فی اتفاق اہل الشرائع علی اثبات الاخرۃ (عقائد)[3]

(۸۷) ارشاد الثقات علی اتفاق الشرائع علی التوحید والمعاد والنبوات رداً علی موسٰی بن میمون الاندلسی الیہودی (عقائد)[4]

(۸۸) الصوارم الحداد القاطعۃ لعلائق مقال اہل الالحاد (کلام)[5]

(۸۹) التشکیک علی التفکیک (کلام)[6]

(۹۰) ارشاد السائل الی ادلۃ المسائل (فقہ الحدیث)

(۹۱) رفع الریبۃ عن مسئلۃ الغیبۃ[7]

(۹۲) شرح الصدور فی تحریم رفع القبور[8]

(۹۳) الوشی المرقوم فی تحریم تحلیۃ الذہب علی الرجال بالعموم[8]

(۹۴) ادب الطلب ومنتہی الارب[9] (متعلقات اصول فقہ)

---

[1] سلسلۃ العسجد ص۸۳ نمبر ۲۱۷ [2] سلسلۃ العسجد ص۸۷ نمبر ۲۸۱ وھی کراسۃ فی جواب سوال لبعض الاعلام وفیہ اثبات استوائہ تعالیٰ علی العرش وکونہ فی جہۃ الفوق والعلو یہ رسالہ ہندوستان اور مصر میں متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ [3] سلسلۃ العسجد ص۸۷ نمبر ۲۸۲ تا ۲۸۴ [4] سلسلۃ العسجد ص۸۸ مصر میں طبع ہو چکا ہے [5] سلسلۃ العسجد ص۸۹ نمبر ۳۰۴ [6] سلسلۃ العسجد ص۸۹ نمبر ۲۰۵ مصر میں طبع ہو چکا ہے [7] سلسلۃ العسجد ص۹۱ نمبر ۳۱ تا ۳۳ یہ دونوں رسالے ہند اور مصر میں طبع ہو گئے۔ [8] سلسلۃ العسجد ص۹۱ نمبر ۳۳۴ [9] سلسلۃ العسجد ص۹۱ نمبر ۳۳۵۔ ادب الطلب کی تلخیص مولوی عبد الصمد مرحوم پشاوری (م ـــــ) یکے از منسلکین مسلک صدیق الحسن نے بعنوان "لب الادب من ادب الطلب" فرمائی جو ۱۲۹۵ھ (۱۸۷۸ء) میں بھوپال کے مطبع صدیقی میں ۴۸ صفحات پر طبع ہوئی۔ حرف اول۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا ـــ الخ

(۹۵) بغیۃ المستفید فی الرد علی من انکر الاجتہاد من اھل التقلید (اصول فقہ)[1]

(۹۶) امنیۃ المتشوق الی حکم المنطق (عقائد)[2]

(۹۷) فتح الخلاق فی جواب مسائل عبد الرزاق۔[2]

(۹۸) ارشاد المستفید الی دفع کلام ابن دقیق العید فی الاطلاق والتقیید (اصول فقہ)[3]

(۹۹) القول المقبول فی خبر المجہول من غیر اصحاب الرسول (اصول حدیث)[3]

(۱۰۰) ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول (اصول فقہ)[4]

(۱۰۱) الدرر الفاخرۃ المشتملۃ علی سعادۃ الدنیا والاخرۃ (عقائد)[5]

(۱۰۲) رسالۃ فی جواب ضوب القرعۃ فی شرطیۃ صلوٰۃ الجمعۃ (فقہ الحدیث)[6]

(۱۰۳) السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازہار (فقہ)[7]

(۱۰۴) اللمعۃ فی الاعتداد برکعۃ من الجمعۃ (″)[8]

(۱۰۵) اللمعۃ فی تحقیق شرائط الجمعۃ (″)[8]

---

[1] سلسلۃ العسجد ص۹۱ نمبر ۳۳۶ [2] ایضاً ص۹۲ نمبر ۳۳۷، ۳۳۸ [3] ایضاً ص۹۵ نمبر ۳۸۷، ۳۸۸

[4] سلسلہ ص۹۵، اتحاف النبلاء میں (امیر الملک فرماتے ہیں — "یک مجلد کلاں است در علم اصول فقہ اما وجہ ذکرش دریں صحیفہ آں است کہ درو تحقیق حق کردہ وانتصار سنت نمودہ و قواعد فقہیہ راکہ موجب ترک عمل بالحدیث بودند شکستہ و داد غایت اطلاع بر علوم دادہ اولہ" ایاک نعبد وایاک نستعین یا من ھو المعبود المشکور علی الحقیقۃ اذلا منعم سواہ وکل نفع یجری علی ید غیرہ فھو الذی اجراہ الخ... وایں کتاب مرتب است بریک مقدمہ و ہفت مقصد ویک خاتمہ .... وفقیر آں را در سفر حج از بلاد یمن بجہد تمام حاصل نمودہ وللہ الحمد" (اتحاف النبلاء — ص۱۵)

یہ اہم کتاب ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء میں مصر میں طبع ہو چکی ہے۔ صفحات (۲۷۳) ہیں تقطیع کلاں (المعجم المطبوعات العربیہ والمعربۃ ص۱۱۶۰)

مزید یہ کہ حضرت نواب صاحبؒ نے بھی اس کی تلخیص حصول المامول کے نام سے کی ہے۔ جو لکھنؤ اور مصر میں شائع ہو چکی ہے — اولہ الحمد للہ الذی اکمل دیننا واتم نعمتہ علینا کراسہ ایست دربیان آنکہ اہل اعمال صالحہ مقصور اند بر دخول جنت و نیست دخولِ جنت مقصور بر ایشان" (اتحاف النبلاء ص) (باقی اگلے صفحہ پر)

(۱۰۶) وبل الغمام علی شفاء الاوام (فقہ)[1]

(۱۰۷) البدر الطالع فی ذکر اعیان القرن التاسع (تراجم علماء)[2]

(۱۰۸) نزھۃ الاحداق فی علم الاشتقاق (لغت)[3]

(۱۰۹) الروض الوسیع فی الدلیل المنیع علی عدم انحصار البدیع (بیان)

(۱۱۰) جواب السائل عن تقدیر القمر منازل ۔ (ہیئت)[4]

(۱۱۱) القول المفید فی رد التقلید (اصول فقہ)[5]

امام شوکانی کا ترجمہ

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا[6]

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۵] الحلم الخفاق ص ۱۴۳ ع ۸ [۶] ایضاً ص ۱۴۷ ع ۱۰۸ [۷] ایضاً ص ۱۴۸ ع ۱۱۸ [۸] ایضاً ص ۱۵۱ ع ۱۹۷ و ۱۹۸ ۔ اول الذکر کے نام کی تصحیح کردی گئی ہے (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] وبل الغمام ۔ امام شوکانی کی مؤلفہ وبل الغمامہ تفسیر قولہ تعالٰی وجاعل الذین اتبعوک الخ سے علیحدہ ہے جس کا تذکرہ نمبر ۶۹ میں منقول ہے اور وبل الغمام (رمانی الباب) کی شرح ہے۔ (کتاب شفاء الاوام جو زیدی فقہ کی ایک کتاب ہے۔ (قال فی البدر الطالع ج ۱ ص ۲۹۹ وقد کنت ارجو ان اجعل علی ھذا الکتاب حاشیۃ بین فیہا ما لعلہ یختلج فی الخاطر مواضع منہ فاعان اللہ ولہ الحمد والمنۃ علی ذلک وکتبت علیہ حاشیۃ تاتی فی مقدار حجمہ او اقل وسمیتہ وبل الغمام علی شفاء الاوام وکان الفراغ منہا فی شہر رجب سنہ ۱۲۱۳ھ (۱۷۹۸ء) ذکرہ فی ترجمۃ السید صلاح بن الجلال صاحب تتمۃ شفاء الاوام ۔ [۲] العلم ص ۱۴۰ ع ۳۱۱ ۔ صحیح نام ہے البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ۔ مصر میں ۱۳۴۸ھ دو ضخیم جلدوں کے معہ ضمیمہ طبع ہو چکی ہے۔ [۳] سلسلۃ العسجد ص ۹۶ ع ۲۹۹ [۴] ایضاً ص ۱۰۳ ع ۲۹۳ [۵] سلسلۃ العسجد ص ۱۰۶ ع ۵۲۷ ———— یہ کتاب متعدد مرتبہ مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ [۶] مدیر رحیق نے چند سال قبل ایک مقالہ امام شوکانی کے حالات پر اردو میں لکھا تھا جو رسالہ کی صورت میں طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ جو علمی حلقوں میں پسند کیا گیا تھا ۔ المکتبۃ السلفیہ سے مل سکتا ہے۔ علاوہ ازیں البدر الطالع (ص ۲۱۴-۲۲۵ جلد ۲) اتحاف النبلا (ص ۲۰۹ ۔ ص ۲۱۲) وغیرہ میں بھی آپ کا مفصل ترجمہ موجود ہے۔

۱۸۔ مخطوطہ سید الامام حسن بن اسحاق بن امیر المومنین الیمنی م سنہ ۱۱۶۰ھ

(۱۱۲) فتح القوی شرح منظومۃ الهدی النبوی الفقہی سنہ ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء (فقہ الحدیث)[1] (حالات نہیں ملے)[2]

۱۹۔ مخطوطہ شیخ جمال الدین محمد بن ابوبکر الاشخر الیمانی سنہ ۹۸۹ھ[3]

(۱۱۳) الکلام المجدی فی خروج المهدی (حدیث)[4]

۲۰ مخطوطہ شیخ شہاب الدین احمد بن عبد اللطیف الشرجی الیمانی م سنہ

سوانح دستیاب نہ ہو سکے[5]

۲۱۔ مخطوطات شیخ حسین بن محسن الانصاری الحدیدی الیمنی م سنہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء

(۱۱۴) رسالۃ فی بیان الخضاب (حدیث)[6]

(۱۱۵) سند کتب امہات السنۃ لمحرر السطور (حدیث)[7]

(۱۱۶) رسالۃ فی المصافحۃ بالید الواحدۃ (" ")[8]

ترجمہ | حضرت ممدوح جناب امیر الملک کے شیخ الحدیث ہیں۔ ملکۂ عالیہ مرحومہ نواب شاہجہان بیگم (والیۂ مملکت بھوپال" مرحومہ) حج مبرور کے ساتھ آپ کے برادر گرامی قاضی زین العابدین م سنہ کو بھی حدیدہ سے ہمراہ لے آئی تھیں۔ جس کے بعد پورا خاندان حدیدہ سے نقل مکانی فرماکر بھوپال میں طرح انداز وطن ہوگیا۔ موجود شیخ خلیل عرب انہیں شیخ حسین کے پوتے ہیں۔ اور اپنے احباب و معتقدین سے اس قدر بے نیاز کہ ہزار کوششوں کے باوجود آپ کے دادا قاضی زین العابدین کی تاریخ وفات تک حاصل نہ ہو سکی۔ چہ جائیکہ اپنے آباؤ اجداد کے محاسن علمی پر کچھ تحریر[9] فرما سکتے۔ باوجودیکہ سے

---

[1] سلسلۃ العسجد صـ۸۴ عـ۲۳۰ [2] حالات کے لئے دیکھئے البدر الطالع صـ۱۹۴ جلد اول۔ لکھتے ہیں صنف تصانیف منها منظومۃ الهدی النبوی لابن القیم ثم شرحها شرحاً نفیساً الخ [3] ترجمہ کے لئے دیکھئے البدر صـ۱۴۶/۱۷۰ [4] سلسلۃ العسجد صـ۷۵ عـ۱۲۳ [5] الضا صـ۹ عـ۱۷۳ [6] الضا صـ۷۷ عـ۱۴۸۔ [7] الضا صـ۸ عـ۱۴۸ [8] الضا صـ۹۲ عـ۲۲۰ یہ رسالہ دارقطنی طبع دہلی کے ساتھ طبع ہو چکا ہے [9] علامہ خلیل صاحب اب کراچی فروکش ہیں۔ آپ نے اپنے دادا شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ کا نور العین فی فتاوی الشیخ کے مقدمے میں تحریر فرمادیا ہے۔ اسکے علاوہ حضرت شیخ حسینؒ کے تفصیلی حالات التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی کے مقدمہ میں تحریر کر دیئے گئے ہیں دیکھئے مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ لاہور

روشن از پرتو رویت نظرے نیست کہ نیست
منتِ خاکِ درت بر بصرے نیست کہ نیست

بلکہ نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ تعالےٰ کے علمی کمالات پر اردو ہی میں نہیں عربی میں بھی مقالات کی ذمہ داری اس خاندان پر بیش از بیش تھی۔

دوسرے مؤلفین کے دستخط شدہ مخطوطات "پھر بعض کتابیں ان میں ایسی بھی ہیں جن پر دستخط ان کے مؤلفین کے ہیں۔ یا خود قلم مصنف نے ان کو لکھا ہے جیسے حافظ ابن حجر و شوکانی و سید امیر وغیرہ" (البقاء المنن مؤلفہ امیر الملک)

قدیم مخطوطات "پھر بعض کتب نسخ قدیم میں کوئی سو، کوئی دو سو۔ تین سو، چار سو برس کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور کوئی چھ، سات، آٹھ سو سال کی ــــ وللہ الحمد ــــ (البقاء مؤلفہ امیر الملک)

کتب مطبوعات فرماتے ہیں۔

"رہیں وہ کتب جو اس زمانہ میں بمقام مصر و اسلامبول طبع ہوئی ہیں۔ خواہ عتیق ہیں خواہ جدید سوان کا ایک ذخیرہ عظمٰی کتاب خانہ غریب میں موجود ہے، یہ کتب بھی اکثر ایسی ہیں کہ ہند میں نہیں آئیں۔ ہر چند میرا کتب خانہ ہزاروں کتاب سے متجاوز نہیں۔ بلکہ صد ہا کتاب سے زیادہ ہے مگر "روح الروح" علوم حقہ ہے، مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد ان کتب کا انجام کیا ہوگا" (البقاء المنن بالقاء المحن مؤلفہ امیر الملک ص ۲۲،۲۱)

خدا کا شکر ہے کہ امیر الملک کے کتب خانے کا انجام بہتر ہوا۔ آپ کی رحلت کے بعد منتقل ہو کر لکھنؤ آ گیا۔ البتہ اس میں سے کچھ حصہ آپ کے بڑے صاحب زادے نواب نور الحسن خاں مرحوم کے دریوزہ گروں کو بخش دیا۔ اور زیادہ حصہ نواب علی حسن خاں صاحبؒ (امیر الملک کے چھوٹے صاحبزادے) نے ندوۃ العلماء میں وقف کر دیا[1]

---

[1] وقف نہیں بلکہ بطورِ امانت رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ جناب نواب زادہ شمس الحسن سے لاہور کی ایک ملاقات سے معلوم ہوا۔ (رحیق)

ارباب ندوہ نے ان شاہی نوادر کو اسی منزل میں اتارا جو اس کے شایاں تھی۔ نواب والاجاہ (سید صدیق حسن خاں) کا خزانۃ الکتب منفرد اور علیحدہ رکھا۔ اس کی فہرست بھی علیحدہ ہی مرتب کی۔ جس کے دو حصے ہیں۔

ایک حصہ میں (۲۱۵۸) کتابیں ہیں اور سجل کا عنوان "فہرست کتب خانہ شمس العلماء نواب نصر سید محمد علی حسن خاں صاحب مرحوم" ہے، یہ امیر الملک کے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم بھی رہے۔ آپ نے امیر الملک کے سوانح حیات پر ایک مبسوط کتاب "مآثر صدیقی" بھی لکھی جو لکھنؤ میں طبع ہو چکی ہے۔

دوسرے حصہ میں (۵۰۰) کتابیں ہیں۔ اور سجل کا عنوان "فہرست کتب خانہ نواب سید نجم الحسن نواسہ سید نور الحسن مرحوم" ہے۔ (کہ امیر الملک کے بڑے صاحب زادے تھے۔ راقم السطور نے یہ فہرستیں ندوۃ العلماء میں ۱۱۔ مارچ ۱۹۴۲ء/ ۱۳۶۱ھ کو دیکھیں۔

انہیں بابرکت انگلیوں اور خامۂ نور افشاں سے لکھا ہوا سنن دارمی[1] کا مخطوطہ کسی طرح مدرسہ علی جان (چاندنی چوک) دہلی میں پہنچ گیا۔ جس پر امیر الملک کے دستخط "صدیق حسن خاں" ثبت تھے۔

آں نافۂ مراد کہ مے خواستم زغیب
در چین زلف آں بت مشکیں کلالہ بود

راقم نے یہ نسخہ بارہا دیکھا لیکن افسوس ہے کہ ہنگامۂ ستمگر (ستمبر ۱۹۴۷ء) میں جب مسجد علی جان ہی کو جس میں مدرسہ اور کتب خانہ بھی تھا بتکدہ بنا لیا گیا تو اس کی تمام کتابیں نوواردان بساطِ ہوس نے بتوں کی آہوتی میں لگا کر اپنی تسکین خاطر حاصل کی۔ سنن دارمی بھی اس آہوتی میں لگا دی گئی۔

رسمِ عاشق کشی و شیوۂ شہر آشوبی
جامۂ بود کہ بر قامت او دوختہ بود

یہ بدنصیب (راقم مقالہ) بھی اس وقت دہلی میں محصور تھا (باقی)

[1] امیر الملک نے سلسلۃ العسجد مشمولہ نمبر ۹۴ میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور اسے قلمی محرم مسطور لکھا ہے۔